رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | ہیں بھی اک نورانی چہرہ کے پردہ نہیں ہیں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔

Digtized by Khilafat Library

جلد ۲ | ۱۶ جون ۱۹۱۵ء | بروز چہار شنبہ | مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۳۳ | نمبر ۱۵۴

مدینۃ المسیح

ہلال شعبان المکرم۔ دار الامان قادیان میں شعبان کا چاند پیر کی شام کو دکھلائی دیا۔ احمدی احباب نے بہت دعائیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ مکرم کو سلسلہ حقہ کے لئے بابرکت کرے اور حقیقی اسلام کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوں۔ آمین +

تبلیغی وفد۔ حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح مولوی عبید اللہ صاحب و ماسٹر عبد الرحیم صاحب و ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور جنگل کی سیکھوکا ٹھ گڑھ (ہوشیار پور) اور روپڑ وغیرہ کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔ وہاں جو جلسے ہونگے اُن میں شریک ہونگے اور انشاء اللہ مخالفین پر اتمام حجت کرینگے۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو +

نوافل بعد وتر۔ ایک دوست نے بذریعہ خط دریافت کیا کہ نماز عشاء میں وتر کے بعد نفل پڑھنے کی نسبت کیا حکم ہے۔ حضور نے

اخبار احمدیہ

مردان چھاونی کے غلام محی الدین صاحب کسی سخت ابتلاء میں ہیں احباب اُن کے لئے دعا کریں +

امرتسر سے قاضی محمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ حضور کی دعاؤں سے مجھے پورے طور پر صحت ہو گئی ہے جو خطوط میری تسلی کے لئے حضور بھیجتے رہے ہیں۔ میں ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں +

شملہ سے محمد صدیق صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں مبایعین کی طرف سے مولوی عمر الدین صاحب تقریر کرتے ہیں۔ اور غیر مبایعین کی طرف سے عبد الحی اور مرہم عیسیٰ تقریریں کرتے ہیں۔ محمد عمر صاحب وکیل ثالث مقرر ہوئے ہیں۔ عبد الحی اپنی تقریر میں گالیاں دیتا اور مرہم عیسیٰ یہ افترا کرتا ہے کہ میاں صاحب در پردہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین +

حیدر آباد دکن سے محمد عبد الستار صاحب صدیقی لکھتے ہیں کہ نتیجہ امتحان بے نظیر نکلا یقیناً حضرت خلیفہ ثانی کے عہد خلافت کی برکات سے ہے +

بولون سے عبد الرحیم صاحب کلارک لکھتے ہیں کہ ٹیچنگز آف اسلام کے فرانسیسی ترجمہ چھپوانے کے لئے سو روپیہ انشاء اللہ عنقریب روانہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کے دلوں میں اور بھی زیادہ اخلاص عطا کرے اور وہ نیک کاموں میں بڑھ کر حصہ لیں +

برنالہ سے محمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بہنوئی مسمی ساکن کیتھل ضلع کرنال ملازم نہرہ خانساماں عرصہ آٹھ ماہ سے مفقود الخبر ہے احباب اس کی تلاش میں مدد فرماویں۔

پورب رائی سے حبیب اللہ صاحب حضور کو لکھتے ہیں کہ میں ایک ابتلا میں ہوں سب احباب انکے لئے دعا کریں +

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ - جون ۱۹۱۵ء

ہم اور ہمارے کام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اُس امام محترم کی جماعت ہیں جو اس زمانہ میں اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث ہوا جس نے تیرہ سو برس کی ظرف کے بعد رسول عربیؐ (فداہ نفسی) کا بروز بنکر ایک بار پھر وہی نقشہ دُنیا کے سامنے پیش کر دیا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثتِ اولیٰ میں دکھلایا جا چکا تھا اور جو بشکل بعثتِ ثانیہ از سرِ نو اُسی شان و شوکت سے ظہور میں آنا ضروری بھی تھا کیونکہ آنحضرتؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو جو وعدے تھے - چار دانگِ عالم میں اسلام کا بوڈنکا بجنا مقدر تھا اور جمیع مذاہب دنیا پر دین الحق کی حجت تمام ہونیسے متعلق جو عظیم الشان پیشگوئی قرآن کریم میں کی گئی تھی ان سب باتوں کے پورا ہونے کے لئے زمانہ بھی ایسا ہی موزون ہو سکتا تھا جیسا کہ آج ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں - گونا گون نئی ترقیات نے بفضلہ تبلیغ حق اور اعلائے کلمۃ اللہ کے وہ سباب بہم پہنچا دیئے ہیں جو چشمِ عالم نے کبھی نہ دیکھے تھے - یہ خدائے کریم کا احسان ہے کہ ترقی و اشاعتِ اسلام کی راہ سے وہ مشکلات جو رسول اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کو پیش آتی تھیں جن کی تفصیل کو ایک دفتر چاہیئے تھا وہ "اٰخرین منھم" کے وقت میں دُور کر دی گئیں - تو اب ہمارا فرض یہ ہے کہ اُس کے شکر گزار ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور دین اللہ کا بول بالا کرنے میں امکان بھر اپنی پوری طاقت سے کام لیں +

پس ہماری جماعت کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنی اصلاح اس درجہ کریں کہ صحابہ کرامؓ کا سچا نمونہ کہلا سکیں - دُنیا ہماری عملی زندگی سے ہی منشائے اسلام کو سمجھ سکے اور ایک زبردست کشش کے ساتھ قبولِ حق کیجانب مائل ہو - اسلام آج ہم سے اپنی نصرت و غلبہ کے لئے ہمارے خون کا مطالبہ نہیں کرتا کیونکہ حسب ارشاد نبی کریم مسیح موعود و مہدی مسعود کا مشن یضع الحرب کے ماتحت سیف و سنان کو بالائے طاق رکھ کر دلیل و برہان کے ذریعہ اظہار علی الدین کرنا تھا - پھر خدا کی کتاب مجید بھی لا اکراہ فی الدین فرما کر مذہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ تک کو ممنوع ٹھہراتی ہے چہ جائیکہ حق کو منوانے کے لئے کسی پر تلوار اُٹھائی جائے لیکن جاھدوا فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم بھی خدا تعالیٰ کا صاف و صریح حکم ہے جو تا قیامت منسوخ نہیں ہو سکتا - اسواسطے اب ہمارے لئے جہاد فی سبیل اللہ کی یہی راہ ہو سکتی ہے کہ اُس ممنوع طریق سے بچکر اور تمام طریقوں سے اپنے مالوں اور نفسوں کو تائید دین کے لئے وقف کر دیں مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا عہد بھی اسی کو چاہتا ہے کہ ہمارے مشاغلِ حیات پر اک انقلاب عظیم وارد ہو کر تمام فانی دلبستگیوں اور سفلی خواہشات کی آگ ہمارے دلوں سے بجھ جائے اور مقصودِ زندگی صرف یہ رہجائے کہ کسی طرح اسلام کی عزت دُنیا میں قائم ہو - عقائد فاسدہ اور اوہام باطلہ کے تاریک بادل پھٹ جائیں اور چودھویں صدی کے سماء الدنیا پر انوارِ توحید و رسالت کا پھر وہی بدر کامل اپنی پوری شان و شکوہ سے جلوہ فرما ہو جو کہ جناب ختمی مآب (صلعم) کے زمان مبارک میں ہدایت خلق کا موجب ہوا تھا +

یہ مقصد عظیم جبھی حاصل ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پختہ یقین رکھتے ہوئے اس وقت ہم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ **میں ہی** وہ شخص ہوں جس کی ذات سے سلسلہ حقہ کی تمامتر امیدیں افضال الٰہی کے ماتحت وابستہ ہیں اور جب وہ اُس ارشاد باریؐ تعالیٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر جو مصرفِ اموال و نفوس کے متعلق اوپر مذکور ہوا - مردانہ وار اپنے عہد (تقدیم دین علی الدنیا) پر سختی سے قائم رہنے میں ساعی ہوگا تو پھر تمام متعلقاتِ حیات اور مشاغل زندگی میں اسکو یہ معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں رہ سکتا کہ مجھے کونسی راہ اختیار کرنی چاہیئے جو رضائے الٰہی کا موجب ہو اور اپنے نیز دوسروں کے واسطے باعثِ نجات - خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ " والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا "

یہی آج اسلام کا بول بالا ہونے کا واحد طریقہ ہے اور یہی بامرادی و فلاح یابی کا اکیلا ذریعہ - اس کے تفصیلی پہلوؤں پر ہم انشاء اللہ آیندہ وقتاً فوقتاً روشنی ڈالینگے -

وباللہ التوفیق

تبلیغ حق کی تڑپ

حضرت فضل عمرؓ خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے دل میں آجکل اپنے خدا اور رسولؐ کا پیغام خلائق کے کانوں تک پہنچانے کے لئے جسقدر جوش ہے کاش اس کا ایک قلیل حصہ بھی ہم سب کے قلوب میں پوری بیداری و مستعدی سے موجزن ہو جائے تو اطرافِ عالم میں مہدیٔ آخر زمان کا غلغلہ بلند کر دینا کچھ بھی بڑی بات نہیں - دارالامان سے مہدی مبلغین کے وفد بحکم حضرت اولوالعزم مختلف مقامات کو جا چکے ہیں اور کئی جگہ انشاء اللہ روانہ ہونیوالے ہیں - ہمارے مقامی بھائیوں کا فرض ہے کہ ان کے کام میں انھیں امکان بھر مدد دیں اور ہر جگہ کا ایک اک احمدی اس کو خوب سمجھ لے کہ سلسلہ کی تائید کسی فرد واحد کا کام نہیں بلکہ مسیح موعودؑ کے سارے غلاموں کا یکساں فرض ہے - جب تک سب ملکر پورے پورے اخلاص اور تن دہی کے ساتھ اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش نکریں نہ آسمانی تائیدات کے مستحق ٹھہر سکتے ہیں نہ خدا تعالیٰ کے حضور باز پرس سے بری - خدا کے وعدے سچے ہیں حقیقی نور اسلام ضرور ہر طرف پھیل کر رہے گا - خدا تعالیٰ کا یہ اپنا کام ہے جو ادھورا رہ نہیں سکتا - پس مبارک ہیں وہ جو اس عالمِ اسباب میں اُن وعدوں کے مصداق بنیں اور اپنے اموال - اوقات - قوائے جسمانی و دماغی کو اس راہ میں قربان کرنے کے لئے بہر حال تیار رہیں - یاد رکھو خدا کا دین کسی کا محتاج نہیں ہے - یہ سارے مطالبات ہماری اپنی ہی فلاح و نجات کے لئے ہیں - یہ لازمی نہیں کہ ہر شخص بہت ہی غیر معمولی اور نمایاں کارنامے دکھلائے - اللہ تعالیٰ دلوں کے اخلاص کو دیکھتا ہے - جس سے اور کچھ بھی نہ بن پڑے وہ کم از کم یہ تو ضرور کر سکتا ہے کہ پورے اضطراب کے ساتھ ان تھک دُعاؤں میں لگا رہے - اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرض شناسی اور ادائے حق اسلام کی توفیق دے - آمین +

الفضل کا تیسرا سال

دو پرچے اور نکلنے کے بعد انشاء اللہ اخبار کی تیسری جلد شروع ہوگی ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ روز بروز زیادہ مفید خدمات انجام دینے کی توفیق دے - جہانتک اپنے امکان میں ہوگا ہم انشاء اللہ اس مقصد کے لئے پوری پوری کوشش کرینگے لیکن موجودہ قلیل اشاعت بہت سی ضروری تجاویز میں مانع ہوتی ہے لہذا ہمارا

سردار محمد عجب خان صاحب کی ایک چٹھی کا عکس اور انصار اللہ کی بریت

۲۶-مارچ ۱۹۱۴ء کے پیغام میں ایک مکالمہ شائع ہوا تھا۔ اسمیں سردار عجب خان صاحب حضرت صاحبزادہ اولوالعزم سیدنا محمود رضؓ ایدہ اللہ الودود کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں "آپ اپنی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ محبت ہمیں ہمارے دلمیں تو ہے اگر باہر کے لوگ آپ کو برا کہیں تو ہمارا فرض ہوگا کہ انکو جواب دیں اور آپ پہ اعتراض ہمپر اعتراض ہے"۔ مگر یہی سردار صاحب "احمدی قوم کی خدمت میں اپیل" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کرکے جہاں سورۂ نور کے ایک ضروری حکم کی صریح نافرمانی کرتے ہیں وہاں ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ "ہمارے خیال میں تو مرزا محمود صاحب محاسب جاہ وطالب دنیا آدمی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی خلافت کی خاطر نہ صاف جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا بلکہ تکفیر بازی پر اُتار دیا (صفحہ ۱۴)

جس سے معلوم ہوگیا کہ آپ کا دعوئے محبت اور یہ اظہار کہ آپ پہ اعتراض ہم پر اعتراض ہے۔ اور آپکو برا کہیں تو جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ کہاں تک صداقت پر مبنی تھا۔ پھر سردار صاحب موصوف ایک اور ٹریکٹ موسوم بہ "مکالمہ بیں خان محمد عجب خان و سید مدثر شاہ اپیل نویس"، کے صفحہ ۱۴ پر فرماتے ہیں :-

"حضرت مسیح موعود نے بموجب الہام الٰہی ایک جماعت انصار اللہ قایم کرکے اسکا نام جماعت احمدیہ رکھا۔ لیکن کچھ مدت کے بعد ایک خواب کی بنا پر صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہم خیال لوگونکی ایک جماعت قایم کرکے اس کا نام انصار اللہ رکھ کر خود اسکے پریذیڈنٹ بن بیٹھے اور اِس طرح جماعت کو ایک خلیفہ کی زندگی میں دو ٹکڑے کردیا اور باہم منافرت اور مغائرت کی بنیاد ڈالی گئی۔ اسوقت سے لیکر ابتک ایکدوسرے کے برخلاف زور آزمائے جارہے ہیں۔

اور اہل بصارت تو اُسوقت سے برابر جانتے تھے کہ یہ سب کارروائی اسی غرض کے واسطے کی گئی تھی یعنی خلافت کے واسطے اور اِس سے وہ کامیاب بھی ہوگئے"۔

اِس عبارت کو ذہن میں رکھ کر بالغ نظر احباب سردار صاحب کا مندرجہ ذیل خط پڑھیں جو انھوں نے ۳۱-جولائی ۱۹۱۱ء کو حضرت اولوالعزم کے نام لکھا تھا۔ وھو ہذا :-

(نقلِ خط)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] ۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء

نمبر (۱)

جناب [illegible] — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دربارہ انجمن انصار اللہ عرض ہے

کہ [illegible] وحی الٰہی [illegible] انجمن [illegible] برکات معلوم [illegible]

[illegible] نہیں — اور خصوصاً جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح [illegible]

[illegible] ہے — [illegible]

[illegible] ضرورت تھی — [illegible]

[illegible] ہے — خدا [illegible]

[illegible] مہیا کردیں

باہمی نصرت اِس قدر مضبوط ہو جاوے - کہ بنیان مرصوص ہو کر کوئی اسکو توڑ نہ سکے - اور اگر کوئی اسکو توڑنا چاہے تو خود بھی اسکو اپنے ٹوٹنے کا خطرہ ہر وقت دامنگیر ہو - بلکہ وہ بھی خدا کے فضل و کرم سے توڑا جاوے - تو پھر کامیابی کا میدان بڑا وسیع ہے - اسلئے براہ مہربانی میرا نام اِس انجمن کے ممبران میں درج فرمائیں - اور اس جماعت کے ممبران کے نام کی فہرست ہر ایک ممبر کے پاس بھی ہونی چاہیئے تاکہ معلوم ہوا کرے - کہ کارکن کون کون ہیں - اور بشرط ضرورت ایکدوسرے کی امداد حاصل کیا کریں - جو اشخاص میرے ساتھ اس انجمن کے گہرے مشتاق ہیں - بلکہ ایک گونہ اسکے وجود قایم ہو بھی چکے ہیں - وہ سُن کر بہت خوش ہونگے - اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر و اجر عظیم عطا فرماوے - کہ ہمارے ارادوں تکمیل کا اسباب آپ نے بہم پہونچایا - کیونکہ یہ احمدی جماعت کے اغراض کی تکمیل و تشہیر میں سُستی تباہی کی علامت ہے +

العبد آپکا تابعدار محمد عجیب افسر مال ریکو

از ہری پور - ضلع ہزارہ

اِس خط میں مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں :-

اول :- اِسکی تاریخ ۳۰ - جولائی ۱۹۱۱ء ہے اور "مسلمان نہی ہے جو سب ماموروں کو مانے" یعنی حضرت خلیفہ ثانی کا وہ مشہور و معروف مضمون جسمیں مسیح موعود کے نہ ماننے والوں کا کفر ثابت کیا گیا ہے - وہ اپریل ۱۹۱۱ء میں شائع ہو چکا تھا - گویا جس تکفیر بازی کی شکایت سردار صاحب کو ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئی - وہ اپریل ۱۹۱۱ء کو ہو چکی تھی - جسکے تین ماہ بعد انھوں نے یہ خط لکھا ہے جسمیں احمدی جماعت کی علت غائی یہی انجمن انصاراللہ کو بتاتے ہیں - یا یوں کہنا چاہیئے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مسلمانوں کی تکفیر کرکے (نعوذ باللہ) بخیال سردار صاحب خود کافر بن چکے تھے - جسکے تین ماہ بعد وہ اس انجمن کا ممبر بننے کی درخواست کرتے ہیں - اور وحی اللہ سے اسکی برکات کا ایقان حاصل کرتے ہیں - جس سے صاف طور پر واضح ہوا کہ اسوقت سردار صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا - اور مسلمانوں کو کافر کہنے میں وہ ہمارے ساتھ شامل تھے - تعجب کہ اللہ کو بھی سردار صاحب کے نزدیک غلطی لگ گئی کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والوں کی انجمن کو برکات عالیہ کا مظہر ٹھیرایا +

دوم :- یہ کہ اب جو یہ بہانہ بنایا جاتا ہے کہ ہم مسلمانوں کے مکفر ہیں - اسلیئے ہم سے تعلقات اخوت نہیں رہ سکتے یہ صحیح نہیں کیونکہ یہ بات اسوقت بھی پائی جاتی تھی +

سوم یہ کہ جماعت انصاراللہ جسے سردار صاحب منافرت اور مغائرت کی بنیا د اور خلیفہ کی زندگی میں جماعت کو دو ٹکڑے کرنے والی بیان کرتے ہیں یہ وہی جماعت اور وہی انجمن ہے -

جس کی برکات وحی اللہ سے سردار صاحب نے معلوم کرلی تھیں سمجھتے کہ اسمیں شمولیت کے لیئے استخارہ کی حاجت بھی نہ تھی -

اب سردار صاحب کو یا تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ میں نے خلاف واقعہ امر بیان کیا - یا اِس وحی اللہ کو وحی شیطانی قرار دینا پڑے گا - مگر اسمیں ایک مشکل ہے کہ قرآن مجید میں آیا ہے - علیٰ من تنزل الشیاطین تنزل علیٰ کل افاکٍ اثیم - اگرچہ خود ان کا ضمیر کسی فرضی مکالمہ کی اشاعت کی بنا پر اس بات کو مستحکم کرتا ہو - مگر ہم سردار صاحب کو ایسا ہرگز نہیں کہنا چاہتے - پس وحی اللہ کے انکار پر جو وعید ہے - اسکا اندازہ سردار صاحب خود ہی کرلیں +

چہارم :- انجمن انصاراللہ جسے خلافت کی تمہید اور جماعت کو دو ٹکڑے کرنے کی بنیاد بتایا گیا ہے - اِس انجمن کو حضرت خلیفۃ المسیح نے منظور اور پسند فرما کر ایسا بنا دیا تھا - کہ سردار صاحب بے ساختہ نورٌ علیٰ نور پکار اُٹھے +

پنجم :- یہ کہ اسکی ہر وقت اور بڑی ضرورت تھی - مگر اب بتایا جاتا ہے کہ انجمن بلا ضرورت قایم ہوئی - بلکہ تفرقہ کے لیئے قایم ہوئی اور اسوقت اسکی ضرورت نہیں +

ششم :- یہ وہی انجمن ہے - کہ سردار صاحب خود اسمیں کوشاں تھے - کہ ایسی انجمن ہو - اور اسمیں شمولیت کی درخواست بھی کی - اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو یہ جماعت قایم کی تو سردار صاحب کے دل کی مراد بر آئی کیونکہ ان کی رائے میں احمدی جماعت کی علت غائی ہی یہی تھی - مگر اب سردار صاحب کے نزدیک یہ کہنا جائز ہے کہ حضرت مسیح موعود نے بموجب الہام الٰہی ایک جماعت انصاراللہ قائم کی - اور پھر اسکے مقابلہ میں صاحبزادہ صاحب ایک جماعت قایم کرکے اسکے پریذیڈنٹ بن بیٹھے - اور باہم منافرت و مغائرت پیدا کردی -

ہفتم :- سردار صاحب نے وحی اللہ سے اس کی برکات معلوم کرکے لکھا - کہ اخوت اسقدر مضبوط ہو جائے کہ کوئی اسکو توڑ نہ سکے اور کوئی اسکو توڑنا چاہے تو وہ بھی خدا کے حکم سے توڑا جائے - مگر اب اسکے توڑنے میں اپنی نجات دیکھتے ہیں +

ہشتم :- سردار صاحب کو وحی اللہ سے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ انجمن نورٌ علیٰ نور اور احمدی جماعت کی علت غائی ہے - اسلیئے درخواست کی تھی - کہ ازراہ مہربانی میرا نام اس انجمن کے ممبروں میں درج فرمائیں - مگر اب لکھا ہے کہ اہل بصارت تو اسی وقت سے برابر جانتے تھے کہ یہ سب کارروائی اسی غرض کے واسطے کی گئی تھی یعنی خلافت کے واسطے - معلوم نہیں سردار صاحب کو بے بصیرت بننا کیوں پسند آیا - کیونکہ سردار صاحب اسوقت وحی اللہ سے اسے جماعت کی علت غائی بتا رہے تھے - اور اسے اِس چشمہ سے تعبیر کر رہے تھے جو سخت پیاسے کو اچانک ملجاتا ہے +

نہم :- اسوقت سردار عجیب خان صاحب دعائیہ کلمات لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جزا و اجر عظیم عطا فرماوے کہ ہمارے ارادوں کی تکمیل کا اسباب بہم پہونچایا - مگر جن ارادوں کی تکمیل کا سبب وہ انجمن انصاراللہ تھی - وہ ارادے سردار صاحب کے نزدیک خلافت کے حصول اور جماعت کے دو ٹکڑے کرنے کے تھے +

دہم :- انجمن انصاراللہ کو احمدی جماعت کی تکمیل و تشہیر کا ذریعہ اور اس کے مقاصد میں سُستی تباہی کی علامت تسلیم کرکے اب اِس تباہی میں سردار صاحب اپنی ہستی دیکھتے ہیں - اور سب سے بڑھ کر تو تعجب یہ ہے کہ وہ بات جو وحی اللہ سے معلوم کی تھی - وہ تو اب جھوٹ بنگئی - اور حال کی اجتہادی رائے اسپر ہر طرح فوقیت لے گئی - کیا سردار صاحب ان امور پر غور فرمائیں گے - یا کم از کم انصاراللہ کو بدنام کرنے سے باز آئیں گے - کیونکہ یہ وہی جماعت اور وہی انجمن ہے جس کی برکات آپکو وحی اللہ سے معلوم کرائی گئی تھیں - اور جسمیں داخل ہونے کے لیئے سات استخاروں کی شرط تھی مگر اسوقت استخارہ کی حاجت نہ دیکھی گئی اور جس کے لیئے آپ خود کوشاں تھے - اور جسکو توڑنے والے کو خود ٹوٹنے کا خوف دامنگیر

ہونا چاہیئے تھا۔ جب کی ممبری کی امیدواروں میں ایک نام سردار محمد عجب خانصاحب افسر مال ریلوے سیری پور ضلع ہزارہ بھی تھا۔ اور جسکے اغراض کی تکمیل اور تشہیر میں انہیں مستی۔ تباہی کی علامت تھی ہم امید کرتے ہیں کہ خانصاحب ضرور اس عقدہ کو حل فرماوینگے کہ جماعت انصار اللہ کی تائید میں جو وحی آپ پر نازل ہوئی تھی

(۱) وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی یا شیطانی تھی۔ اور اگر شیطانی تھی تو قرآن کریم کے فیصلہ کے مطابق آپکو کیا سمجھا جائے۔

(۲) اگر وہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی تو اب اسکے انکار کے آپ پر کیا فتوے لگایا جائے +

(۳) آپکے خیال میں تمام اہل بصیرت کے نزدیک شروع دن سے جماعت انصار اللہ شرارت کے لئے قایم کی گئی ہے۔ ان اہل بصیرہ میں آپ بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اس خط میں جو آپنے جماعت انصار اللہ کی تعریف کی ہے کیا وہ محض افترا اور منافقت کے طور پر تھی +

دعوت الی الخیر
صوبہ متحدہ میں تبلیغ

بحضور سیدنا امیر المومنین حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ حضور کے غلام بخیریت تمام آج ۹ بجے صبح کے مقام چھپرہ سے بنارس آگئے۔ اور ہمارے ساتھ مولوی محمد صاحب ایم۔ اے۔ اور میاں نور الحسن صاحب برادر مولوی اختر علی صاحب بھی بنارس آئے ہیں چھپرہ میں دو یوم رہے پہلے دن بوجہ اتوار مولوی اختر صاحب نے لیکچر وغیرہ کا انتظام نہ کیا۔ کیونکہ جن لوگوں سے امداد کی ضرورت تھی وہ ملے نہ تھے۔ دوسرے روز جب کچہری گئے تو وہاں سے ایک رقعہ بھیجا کہ جن لوگوں کو خاص طور پر شامل جلسہ کرنا تھا وہ لوگ کسی کام سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اسلیئے آج بھی لیکچر نہ ہو سکیگا۔ بہتر ہے کہ فی الحال غازی پور ہو آئیں۔ اون کی اس اطلاع کے ملنے پر حضرت امیر نے بمشورہ فقیر رائے قایم فرمائی کہ اسوقت بنارس چلے جائیں۔ اور وہاں رہ کر غازی پور۔ کان پور الہ آباد خطوط لکھکر لیکچروں کا انتظام کرائیں۔ انشاء اللہ چھپرہ میں بھی لیکچروں کا انتظام ہو جائے گا۔ چونکہ بنارس سے چھپرہ۔ غازیپور۔ الہ آباد۔ کانپور۔ بانکی پور قریب قریب واقع ہیں۔ اسلیئے بنارس ہیڈ کوارٹر قایم کرکے ان سب مقامات کا دورہ بآسانی کر سکیں گے۔ انشاء اللہ۔ بانکی پور کے متعلق جناب حکیم مولوی محمد صاحب ایم۔ اے۔ فرماتے ہیں کہ بوجہ تعطیل گرما طلباء کالج جنکو خصوصیت سے لیکچر سنوانے تھے وہ اپنے اپنے گھر چلے گئے ہیں۔ اور جولائی میں واپس آئیں گے۔ اسکے متعلق جیسا حضور کا حکم ہو عمل کیا جائے گا۔ چھپرہ میں خواجہ کمال الدین کے پانچ لیکچر ہوئے تھے۔ جن سے تعلیمیافتہ جنٹلمین خواجہ کے کسیقدر مداح ہو گئے۔ لیکن مولوی اختر علی صاحب کا منشا ہے کہ اوس نئی پارٹی کو اپنے سلسلہ کی تبلیغ کیجائے تو امید قوی ہے کہ خدا کے فضل سے وہ مستفید ہوں گے۔ اسی امید پر لیکچروں کا آیندہ انتظام ایک معقول پیمانہ پر کرنے کا ارادہ ہے جو غالباً ایک ہفتہ کے اندر اندر کرکے اطلاع دینگے تو حضور کے غلام وہاں پہونچکر خدمت بجالائیں گے۔ مگر خدا کے فضل سے ان دو دنوں میں بھی چھپرہ میں ایسی اعلےٰ تبلیغ چند شایستہ لوگوں کو ہو گئی جنکو جلسہ میں شاید اس قدر تبلیغ نہ ہو سکتی چنانچہ پہلے دن شام کو انسپکٹر پولیس شہر جو ایک نمازی اور بارسوخ آدمی ہیں تشریف لائے۔ اور انہوں نے مولوی اختر علی صاحب سے درخواست کی کہ مولوی صاحب سے اپنے سلسلہ کی باتیں سنوائیے مولوی اختر علی صاحب مفصلات کے انسپکٹر ہیں۔ اور اول الذکر سٹی چھپرہ کے۔ مولوی صاحب نے اون کی درخواست پر تبلیغ کے لیئے حضرت امیر سفر کی خدمت میں گزارش کی۔ اور حضرت امیر نے بتائید الٰہی روح القدس سے بھر کر ۸ بجے شب سے لیکر گیارہ بجے شب تک پوری تفصیل اور توضیح کے ساتھ انسپکٹر صاحب موصوف کو تبلیغ کی اور خوب سمجھایا کہ اسوقت زمانہ پکار پکار کر مصلح کو بلا رہا تھا۔ ضرورت زمانہ مقتضی تھی کہ کوئی آسمانی انسان آکر اصلاح کرے۔ اور زبانی اسلام کے مدعیوں کو یقین کے درجہ پر پہونچا وے۔ سو خدا نے ایسا ہی کیا۔ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود۔ اور دجال و یاجوج و ماجوج کی حقیقت سورہ کہف کی ابتدائی و انتہائی آیات کی بے نظیر تفسیر بیان کرکے حق تبلیغ ادا کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

انسپکٹر صاحب تصویر بنے سنا کئے اور پورے متاثر ہو کر گیارہ بجے شب کے زیادہ وقت ہو جانے سے تشریف لے گئے انشاء اللہ جلسہ آیندہ کے موقعہ پر وہ ملیں گے تو اپنی رائے کا اظہار کرینگے۔

دوسرے روز ۸ بجے شب کے چھپرہ کے ایک معزز پلیڈر۔ اور دو نوجوان جنٹلمین رئیس چھپرہ۔ اور چوتھے مولوی ابراہیم اہلحدیث آروی بانی مدرسہ احمدیہ آرہ کے فرزند کلان تشریف لائے۔ انمیں سے وکیل صاحب وہ شخص ہیں جنکے پاس بار دیگر چھپرہ میں خواجہ صاحب مقیم ہوئے تھے اور یہ جنٹلمین جو ہماری باتیں سننے کے دل سے شائق پائے گئے خواجہ صاحب کی تعریف کرنے میں بہت غالی ہیں +

چوتھے مولوی آروی کے صاحبزادہ پہلے دن بھی آکر دن میں ہم سے ملاقات کر گئے تھے۔ اور وہی ان لوگوں کو ہماری اطلاع آمد دیکر چھیڑ چھاڑ کرکے باتیں سننے لائے تھے۔ بہرحال خدا تعالےٰ نے ایسے شکار بھیج دیئے جو احمدیت کے لیئے لطیف غذا ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ علیک سلیک کے بعد ایک دوسرے کی تعریفیں ہونے لگیں اس سے فارغ ہوکر مولوی اختر علی صاحب نے اُن سے کہا کہ لیکچر کے واسطے کس مقام پر تجویز جلسہ ہو۔ باہمی مشورہ کر چکے تو وکیل صاحب نے اختر علی صاحب سے سوال کیا کہ کس عنوان پر لیکچر ہونگے اختر علیصاحب نے فرمایا۔ کہ پچھلے دنوں غلام حیدر مرتد آریہ جو یہاں آکر اسلام پر سخت حملے کر گیا ہے۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہوا تھا۔ جسکا جواب ابتک نہیں ہوا۔ اور مسلمان چھپرہ بیچارے بہت نالاں ہیں۔ اسلیئے تجویز ہے کہ آریہ سماج اور اسلام دونوں کا مقابلہ کرکے حقیقت آریہ دکھلائی جائے۔ اور مرتد مذکور کے اعتراضات کا قلع قمع کیا جائے۔ اسپر سبنے زور سے اتفاق کرکے شاندار جلسہ کی تجویز کی۔ (جو انشاء اللہ ہفتہ تک ہو جائے گا۔ اور اوسمیں ہی تبلیغ بھی ہوگی) لیکن وکیل صاحب خواجہ کمال دین کے سبب ڈرے ہوئے تھے۔ کہ گورنمنٹ نے خواجہ کے قیام چھپرہ پر اظہار ناراضگی فرمایا تھا۔ اونہیں خوف تھا کہ کہیں احمدیہ جماعت سے بھی گورنمنٹ ناراض ہو تو پھر کسی پر عتاب نہ ہو۔ مگر اسکے متعلق مولوی صاحب اختر علی نے اونکو سمجھا دیا کہ ہم کو خدا کے فضل سے خواجہ شاہی لیکچر نہیں دینے نہ ہم کو سیاسیات سے کوئی تعلق ہے۔ احمدیہ سلسلہ جسکا مرکز قادیان ہے۔ جو تابع فرمان ایک امام کے ہے۔ اوس سے گورنمنٹ خوش ہے اور وہ سلسلہ بھی باغیانہ منصوبوں سے اور پولٹیکل خرخشوں سے بالکل پاک ہے اس تسلی کے بعد ان میں سے بڑے صاحب نے تحریک کی کہ اگر فرصت ہو تو مولوی صاحبان کچھ اپنے سلسلہ کے حالات سنائیں پھر خود ہی ایک صاحب نے التجا کی کہ جہاد کے متعلق مرزا صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا کیا عقیدہ تھا۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ مرزا صاحب جہاد کے منکر تھے۔ اور تذکرۃً سنایا کہ کلکتہ میں مسٹر انیس احمد سے جو خواجہ صاحب کے ساتھ لندن میں تھے ہم مسلمانوں

کیطرف سے تبلیغ اسلام کا کام کرنے کیلیے بھیجے جاتے ہیں خواجہ صاحب کا تعریف کیساتھ ذکر کیا تو امیر احمد نے کہا کہ وہ قادیانی ہے احمد قادیانی فرقہ قرآن وحدیث کے خلاف عقاید رکھتا ہے خصوصاً گورنمنٹ کے لحاظ سے مرزا صاحب قادیانی نے جہاد سے انکار کردیا ہے۔ اسلیئے آپ ہمیں جہاد کے متعلق اپنا اور مرزا صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سناویں۔ ان کی اس درخواست پر حضرت امیر سفر نے بڑی عمدگی کے ساتھ پوری وضاحت سے جہاد کا مسئلہ سمجھایا اور خادم نے ممانعت جہاد کا منظوم فتوے حضرت اقدس علیہ السلام کا پڑھکر سنایا جس سے انکو پتہ لگ گیا کہ حضرت اقدس نے نفس جہاد سے انکار نہیں کیا بلکہ اس زمانہ میں عدم ضرورت جہاد کا فتوے دیا ہے جو سچا ہے۔ اسکو وہ صحیح ہی سمجھ گئے۔ اور اس الزام سے ہم کو بری کیا بعد ازاں حضرت صاحب کے دعوے مسیحیت و مہدیت و مجددیت پر دلایل سننے کی خواہش کی جنکو بھی امیر سفر سلمہ نے نہایت اختصار کیساتھ جامع ومانع طور سے مدلل کیا۔ اور وہ خوب سمجھ گئے۔ وفات مسیح پر بھی آیت فلما توفیتنی سے بے نظیر استدلال کرکے انکو قایل کردیا۔ اور وہ بول پڑے کہ مسیح کی حیات کا مسئلہ تو واقعی بالکل بیہودہ اور لغو ہے اسی دوران گفتگو میں انہوں نے حدیثوں کے متعلق متجرانہ خیالات کا اظہار کرکے احادیث سے کسی استدلال کو پیش کرنیکی ممانعت کی۔ کہ وہ قابل استناد نہیں۔ اس تمام گفتگو میں رات کے گیارہ بج گئے اور ۱۲ بجے ہمکو واپس بنارس آنا تھا۔ اور کھانا کھاکر نماز پڑھنی تھی۔ بوجہ عدم گنجایش وقت سلسلہ گفتگو ختم کردیا۔ اور انھوں نے وعدہ لیا کہ دوبارہ آنے پر خاتم النبیین کی بحث اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا نبی ورسول ہونا ہمیں سمجھائیں۔ جسکا ہم نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ یہ سب کچھ اور بھی زاید انکو سنائیں گے۔ الحمدللہ کہ وہ باوجود خواجہ کمال الدین کے مداح ہونے کے ایسے ہوش خیال نکلے۔ کہ حضرت امیر سفر کی تقریر سے از حد محظوظ ومستفید ہوئے۔ اور خداتعالیٰ سے امید ہے کہ وہ سب یا بعض ان میں سے ضرور احمدی ہوں گے۔ حضور دعا فرمادیں۔ عنقریب دوبارہ جاکر انہیں تبلیغ ایسی حد تک کیجائے گی انشاء اللہ کہ وہ حلقہ بگوش ہوجائیں بعدازاں ہم رات کے بارہ بجے ہمراہی مولوی محمد صاحب ایم۔ اے وسید فدا حسن صاحب بنارس کو روانہ ہوگئے اور آج صبح ۹ بجے شہر بنارس میں پہونچکر سرائے میں مقیم ہیں۔ مکان کی تلاش کررہے ہیں۔ امید ہے کہ ایک دو دن تک مکان ملجائے گا۔ جس کی مفصل رپورٹ ارسال کیجائیگی دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ گرمی یہاں بنسبت ہمیرپور وغیرہ کے کم ہے۔ والسلام حضور کی دعاؤں کا محتاج۔ عاجز قاسم علی احمدی از بنارس شہر سرائے احاطہ

علاقہ بنگال

میں حکیم خلیل احمد صاحب بڑے جوش اور تندہی سے ابلاغ حق کے فرض کو انجام دے رہے ہیں جہاں کوئی متلاشی حق پاتے ہیں۔ فوراً اس کے پاس پہنچتے ہیں جس جس شہر اور قصبہ میں جاتے ہیں وہاں کے معززین پیروں اور علماء سے ملکر سلسلہ احمدیہ کے متعلق ان کو صحیح معلومات بہم پہونچاتے اور احمدیت کی صاف اور کھلے الفاظ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ کئی معزز لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب منگوانے کے لیئے پتہ پوچھا تھا جو انکو لکھا دیا گیا +

شملہ

سے مولوی عمر الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں کہ مباحثہ چند پیغامیوں سے جاری ہے۔ آپمیں بفضلہ نہایت احسن طور پر دعا جنابنے نبوت مسیح موعود اور غیر احمدیوں کے کفر وغیرہ کا ثبوت دیدیا۔ ابھی بحث جاری ہے +

برہمن بڑیہ

ضلع ٹپرہ ملک بنگال کے مولوی عبدالواحد صاحب کی مساعی جمیلہ ہر ایک احمدی کیلیئے قابل رشک نمونہ ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کا معمول تھا کہ مبائعین جدید کی تعداد سو تک پہنچنے پر مفصل فہرست مبائعین کی ارسال خدمت بابرکت کیا کرتا تھا۔ اب گزارش یہ ہے کہ سو تک مبائعین جدید کی تعداد کے پہنچنے میں بہت دیر لگتی ہے۔ چنانچہ پانچویں سینکڑے کی فہرست ارسال خدمت فیضدرجت کرنے کے بعد آجتک مبائعین ۴۶ تک پہنچے ہیں۔ پس اگر حضور عالی حکم فرمادیں تو فی الحال اسی قدر فہرست ارسال کرسکتا ہوں۔ اور من بعد اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہ بماہ جتنے مبائعین جدید ہوں ارسال حضور والا کرسکتا ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ خداتعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے بیش از بیش دعوت الی الخیر کی توفیق عطا فرمائے +

حیدرآباد

کا ایک شخص صدیق حسن نامی قادیان میں چند دن رہکر پیغامیوں میں جاملا ہے۔ جسپر انھوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے ہیں اور لکھا ہے۔ کہ ایک سعید روح ہم میں آملی ہے۔ اسکا ایک مضمون بھی پیغام میں شائع کیا گیا ہے جس میں اس نے دل کھولکر جھوٹ بولے ہیں۔ اس شخص کے متعلق ہمیں حیدرآباد سے سید بشارت احمد صاحب نے ایک تحریر بھیجی ہے۔ اسکا خلاصہ مطلب ہم اسلیئے ذیل میں درج کئے دیتے ہیں کہ اس سعید کی سعادت پر اچھی طرح روشنی پڑجائے۔ وہ لکھتے ہیں یہ صدیق حسن خان ابتدا سے ہی فتنہ پردازی کرتا رہا بیعت ہوکر کچھ ہی دن ہوئے تھے۔ کہ ایک جگہ عاجز کو دہوکہ سے لیجاکر ایک نواب کے مکان میں بحث کے لیئے کھڑا کروادیا۔ دوسرے وقت چند آدمیوں کی مجلس بتلاکر قریباً چارسو آدمی جو مخالفین اور مباحثین اور جنگجو تھے ان کے درمیان صرف مجھ کو اور حضرت حافظ صاحب کو لے گیا۔ ایسے ہی امور پر نظر کرتے ہوئے جبکہ اس نے اپنی درخواست قادیان روانہ کرنے کے لیئے حضرت مولوی صاحب کو دی اور پھر حضرت ممدوح نے عاجز کو دی۔ نہ تو عاجز کا خیال تھا اور نہ حضرت ممدوح کا کہ یہ قادیان جائے۔ چنانچہ چند روز تک تفتیش حالات کے لیئے اسے التوا میں رکھا۔ اس اثنا میں اکثر باتیں خلاف معلوم ہوئیں۔ اسلیئے اس سے دوسری درخواست لکھواکر قادیان میں بھجوائی لیکن اسکا ابھی جواب بھی نہ آنے پایا تھا۔ کہ یہ شخص بلااطلاع وملاقات قادیان چلا گیا اور وہاں سے نکلکر پیامی سعادت حاصل کی +

اٹاوہ

سے سید صادق حسین صاحب مختار لکھتے ہیں کہ یہاں ہفتہ وار جلسے ہوتے ہیں۔ بہت سے غیر احمدی نوجوان شوق سے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ جلسوں کا وہی اہتمام کرتے ہیں۔ اور ایک نوجوان حافظ سلیم خان جو بڑا جوشیلا ہے وہ اخلاص وصدق سے حضور کی بیعت کرتا ہے۔ انکی بیعت قبول فرمائیں۔ اسکے تمام عزیز واقارب مخالف ہیں۔ یہ ان میں سے ایک احمدیت کا فدائی نکلا ہے۔ مخالفوں نے اسے دھمکایا مگر اس نے پرواہ تک نہیں کی۔ اللہ تعالےٰ اسے استقامت بخشے +

ڈھاکہ

سے ابوالہاشم صاحب لکھتے ہیں کہ واری پور میں برادر مبارک علی احمد حکیم صاحب مجھ سے آن ملے جہاں سے بھائی حسام الدین حیدر صاحب کے ساتھ ایکدن گزار کر باریسال واپس آگئے پھر سب راجشاہی کیجانب روانہ ہوئے۔ اسجگہ برہمن بڑیہ سے مولوی سید عبدالواحد صاحب بھی آشامل ہوئے مقام لوہر میں ایک روز قیام کرکے تبلیغی تقریریں کیں جنمیں سامعین بکثرت تھے بعد صاحب اور حکیم صاحب نے مستورات کو بھی پیام حق پہنچادیا۔ قصبہ کے دو مولویوں میں سے ایک کو تو سامنے آنے کی جرأت نہوئی دوسرے نے حیات مسیح ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی۔ لوگ ہماری باتوں سے بہت متاثر ہوئے وہاں سے بولاگاچھ پہنچکر دو روز جلسے اور ہماری تقریریں ہوئیں جنکا نتیجہ طمانیت بخش رہا۔ بوگاوٹے بارکہ آئے اور حکیم صاحب نے پیغام پہنچایا۔ جہاں ایک مشہور شاہ صاحب ۱۱۰ سال عمر کے اس علاقہ میں ان کے بہت سے معتقد ہیں۔ انہوں نے سلسلہ کے متعلق کوئی رائے ظاہر

[illegible]

پروگرام

تقاریر برائے مدرسہ مبلغین

سہ ماہی سوم یکم جولائی لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء

تاریخ	مضمون
۴- جولائی ۱۹۱۵ء	مولوی عبید اللہ صاحب۔ ردِ شیعہ
۱۱ " "	میر محمد اسحاق صاحب۔ ختم نبوت
۱۸ " "	مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ دجال۔ یاجوج ماجوج وغیرہ کی نسبت تمام پیشگوئیاں مع تاویلات
۲۵ " "	میر قاسم علی صاحب۔ دعاوی مسیح موعود کی تشریح مع دلائل
یکم اگست ۱۹۱۵ء	شیخ یعقوب علی صاحب مسیح موعودؑ کی کامیابی مذاہب باطلہ پر کسطرح حجت پوری کی اندرونی اصلاح
۸ " "	صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں۔
۱۵ " "	منشی فرزند علی صاحب۔ بہائی مذہب کے اصول اس مذہب کی تاریخ اور اسکا نشان اور تردید
۲۲ " "	مولوی شیر علی صاحب۔ تاریخ اسلام
۲۹ " "	مفتی محمد صادق صاحب۔ تحریف بائبل
۱۲- ستمبر ۱۵ء	میر قاسم علی صاحب۔ احمدیت
" " "	حافظ روشن علی صاحب۔ قیامت کا ثبوت عقلی و نقلی +
۱۹ " "	مفتی محمد صادق صاحب۔ وہ تمام پیشگوئیاں جو بائبل میں اسلام اور احمدیت کے متعلق ہیں
۲۶ " "	حافظ روشن علی صاحب۔ معجزات کی تعریف۔ اور قانون قدرت پر بحث مع پیشگوئیوں کے

نشان

منشی غلام محمد صاحب سیلوچی اپنا ایک چشم دید نشان بیان کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح کی صداقت کی بین دلیل ہے وہ یوں کہ دادو ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ میں ایک ذیلدار تھا۔ اس نے جب میں نے اپنے وعدہ پر بلانا آنے بیان کیا کہ میں مرزا صاحب سے بمقدمہ گورداسپور ملا۔ اور عرض کیا۔ حضور کوئی نشان دکھلائیں۔ فرمایا نشان دکھلانا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر تم دعا کرو۔ اللہ چاہے گا۔ تو نشان دکھلائیگا۔ کہا میں نے دعا شروع کی تھی تو اذان فجر کے بعد میں ابھی لیٹا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ اور جاگنے والوں کی آواز کو سن رہا تھا۔ کہ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو فوجی سپاہی جا رہے ہیں۔ اور ان کی وردی خاکی ہے اور پیچھے پیچھے بہت مخلوق جا رہی ہے۔ میں نے آگے ہو کر پوچھا کہ تم کون ہو۔ تو انھوں نے ایک کارڈ نکالا جسمیں ایک ہلالی شکل تھی اور اسمیں لکھا تھا کہ مسیح قادیان میں آ گیا۔ تو وہ کہنے لگے سو ہم مسیح کی منادی کرنیوالے ہیں کہ وہ آ گیا میں نے کہا کہ کہاں ہے۔ کہا قادیان میں۔ اور میں نے پوچھا کہ اسکا نام کیا ہے۔ پھر وہ ایک منار پر اوپر چڑھ گئے جو صرف خواب میں تھا۔ واقعہ میں ہمارے گاؤں میں کوئی منارہ نہیں۔ اوپر چڑھ گئے اور قادیان کی طرف اشارہ کر کے کہا دیکھو قادیان میں مسیح آ گیا ہے۔ یہ کہتے جاتے۔ اور وہ دونوں اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ یہ خواب جب میں نے لوگوں کو اور اپنی بیوی کو سنایا۔ تو انھوں نے فوراً انکار کیا۔ اور مجھے مرتد کہا اور پیر جماعت کو بلا کر لعن طعن کروا کر کہا نابینا میرا الگ کرنے کی دہمکی دے کر پیر صاحب کا مرید مجھے کرا دیا۔ پھر ایک مقدمہ مجھ پر بنا جس میں میری ذیلداری چھین گئی۔ اور نمبرداری سے بھی معطل ہو گیا۔ نمبرداری میرے بیٹے کو لوگوں نے سفارش کرا کر دلوا دی"

میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے اسکو ایک کے بدلہ دو نشان دکھلائے اول آسمانی آواز۔ دوسرا اسکے نہ ماننے پر تھوڑی شان مال اور عزت کا نقصان۔

(غلام نبی از شاہ پور کنڈی۔ ضلع گورداسپور ۳۰ جون ۱۹۱۵ء)

نشان ۲

ضلع سیالکوٹ سے محمد الدین صاحب پوسٹ مین ایک خواب لکھتے ہیں۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر غلام کے پاس آیا اور چارپائی پر بیٹھ گیا میرا بیعت کا کارڈ انھوں نے پڑھا۔ اور مجھ کو پڑھنے کے بعد مبارک دی۔ بعد ازاں میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر "صراط المستقیم" کہا اور ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کا فوٹو مجھ کو دکھایا۔ تو مجھ کو خواب ہی میں معلوم ہوا۔ کہ مبارک دینے والے خود حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔

بقیہ اخبار احمدیہ

گوجرہ سے محمد رشید خان صاحب نے لکھا تھا کہ ایک ملازمت میں ترقی ملتی ہے۔ اگر حضور فرماویں تو میں ملازمت کر لوں۔ تو حضور نے فرمایا مومن چست ہوتا ہے جتنی ترقی دین و دنیا میں ہو سکے کریں +

اٹھوال سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری لڑکی بیوہ ہو گئی ہے اور اسکے (غیر احمدی) سسرال والے کسی غیر احمدی سے جبراً رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا۔ کوشش کریں کہ غیر احمدی کے ساتھ رشتہ نہو +

فیروز پور شہر سے اخویم مکرم منشی فرزند علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ زیرہ کی جماعت بہت غریب ہے۔ اور قحط سالی کے سبب اور بھی حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ بہت سے دوستوں نے اعانت سلسلہ میں وعدے لکھائے ہیں۔ جنکے انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں وصول ہونے کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بصیر بالعباد ہے اور دلی اخلاص کی قدر فرماتا ہے۔ ان احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمتوں میں برکت دے +

نہایت ضروری اطلاع

اخبار کو ناظرین کے لیئے زیادہ دلچسپ اور سلسلہ کے حق میں پہلے سے بڑھ کر مفید بنانے کے واسطے ازبس ضروری ہے۔ کہ الفضل کے قلمی معاونین اور بیرونجات کے مبلغ حضرات اپنے مضامین اور اطلاعات کی تحریر و ترسیل میں خاص توجہ اور احتیاط کو کام فرمایا کریں۔ تمام مراسلات حتی الوسع صاف اور واضح خط میں قلم بند ہونی چاہیئں کاغذ کے ایک طرف لکھا جائے۔ ضروری اصلاح و نظر ثانی کے واسطے کافی بین السطور یا حاشیہ ضرور ہو۔ جہاں تک ممکن ہو۔ دفتر مینیجر یا صیغہ ترقی اسلام وغیرہ میں تعمیل ہونیوالے خطوط قابل اشاعت تحریرات و معاملات سے علیحدہ بھیجے جائیں۔ تا کہ کام صحیح اور تاخیر و دقت واقع نہو + (ایڈیٹر)

اعلام [illegible]